

26067- عورت ملازمہ رکھی اور بعد میں اس سے اتفاق کر لیا کہ وہ اس کی لونڈی ہوگی

سوال

کچھ برس قبل مجھے اپنے کام کاج اور آرام کے لیے چند ایک ملازموں کی ضرورت پڑی اور میرے پاس اتنی استطاعت تھی کہ میں ملازمین کی ہر ضرورت پوری کر سکوں اور شروط کے مطابق انہیں آرام و راحت پہنچا سکوں۔

ان ملازمین میں میں ایک کم عمر لڑکی بھی تھی جس نے معاہدے کی شروط پر اتفاق کیا، یہ ملازمہ میرے ضرورت تک میرے پاس رہے گی اور جب ضرورت ختم ہو تو واپس چلی جائے گی۔ یہ لڑکی کم عمر تھی اور اپنے والدین کے ساتھ رہتی اور غیر شادی شدہ تھی تو اس نے یہ قبول کیا میں اس کا سردار ہوں اور مجھے اجازت دے دی کہ میں اسے دیکھ اور چھو سکتا ہوں، ہم نے بہت وقت اٹھے ہی گزارا پھر میں نے اسے اس معاہدہ سے آزاد کر دیا اور اس سے شادی کر لی۔

— یہ ممکن ہے کہ دوران جنگ غلام بنالے جائیں، لیکن یہ کب ہو سکتا ہے؟

— ہم غلام کس طرح بنا سکتے ہیں اور اس کی شروط شرعیہ کیا ہیں؟

— کیا مالک اور لونڈی کے درمیان جسمانی تعلقات قائم ہو سکتے ہیں اور اس کی حد کیا ہے۔

— کیا مالک اور لونڈی کے درمیان کوئی عمر کی حدود ہیں؟

— کیا یہ چوری چھپے کرنا ممکن ہے یا کہ اس کا اعلان کرنا ضروری ہے؟

— مالک اور لونڈی کے درمیان عمر کی کم از کم حد کیا ہے؟

— کیا لونڈیاں صرف جنگ کے وقت ہی پائی جاتی ہیں؟

— اور کیا لونڈی کا مالک بننے کے لیے کوئی اور طریقہ بھی ہے؟

— کیا یہ صحیح ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کئی ایک غلاموں کے مالک تھے؟

پسندیدہ جواب

کچھ سوال تو تکرار کے ساتھ اور ایک دوسرے میں داخل ہیں اس لیے ان شاء اللہ ہم سب سوالوں کا جواب مندرجہ ذیل نقاط میں دیں گے :

پہلا :

آپ نے ملازمہ کے ساتھ ایک حرام کام کیا ہے جو کہ آپ کے لیے جائز نہ تھا، ملازمہ لونڈی نہیں کہ وہ آپ کے چھونے اور معاشرت کے لیے جائز ہو، اس لیے کہ ملازمہ آزاد عورت ہے وہ شادی کے بغیر آپ کے لیے جائز نہیں، اور وہی کام آپ نے کیا تو ہے لیکن افسوس کہ آپ نے اس میں تاخیر سے کام لیا۔

اور ملازمہ اور آپ کے درمیان جو معاہدہ تھا وہ گھریں کام کاج کی ملازمت کا معاہدہ ہے، یہ ایسا معاہدہ نہیں کہ وہ آپ کی معاشرت کے لیے حلال ہو جائے، اور آپ کا یہ کہنا کہ اس نے یہ موافقت کر لی کہ آپ اس کے مالک ہیں اور آپ اسے دیکھ اور چھو سکتے ہیں اور آپ نے اسے اس معاہدہ سے آزاد کر دیا ہے

آپ نے جو کچھ کیا ہے وہ سب کچھ شرعی اعتبار سے صحیح نہیں کیونکہ آزاد عورت لونڈی نہیں بن سکتی الا یہ کہ وہ کافرہ اور ایسے ملک سے تعلق رکھتی ہو جو مسلمانوں سے جنگ کرے اور مسلمان اس پر قبضہ کر لیں اور جس کے متعلق آپ نے پوچھا ہے وہ سب کچھ فی الحال مفقود ہے۔

دوسرا :

مسلمان اور کفار کی جنگ کے دوران غلام اور لونڈیاں بنانا ممکن ہے، نہ کہ مسلمانوں میں آپس کے فتنہ کے وقت۔

رسالت محمدیہ سے قبل جو غلامی کے مصادر پائے جاتے تھے انہیں اسلام نے ایک ہی مصدر میں محصور کر کے رکھ دیا ہے جو کہ لڑائی کی غلامی ہے کہ کفار قیدیوں کے مرد و عورت اور بچوں پر غلامی ہو سکتی ہے اور انہیں غلام بنایا جاسکتا ہے۔

شیخ شنفی رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں :

غلام کے مالک بننے کا سبب کفر اور اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جنگ ہے، لہذا جب اللہ تعالیٰ مسلمان مجاہدین جو کہ اپنا مال و جان اور اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی ہر چیز اللہ تعالیٰ کو دین اور کلمہ کو کفار پر بلند کرنے کے لیے صرف کرتے ہیں اور انہیں جہاد کی قدرت دیتا ہے۔

تو کفار کو قیدی بنا کر ان کے غلام بناتا ہے لیکن اگر امام المسلمین اسلام اور مسلمانوں کی مصلحت کی خاطر ان قیدیوں پر احسان کرتے ہوئے یا پھر فدیہ لے کر انہیں رہا کر دے۔ اھ انواء البیان (387/3)۔

تیسرا :

مجاہدین لونڈیوں کے بھی اسی طرح مالک بنتے ہیں جس طرح کہ وہ مال غنیمت کے مالک بنتے ہیں، مالک لونڈی اور غلام کو بیچ سکتا ہے، اور ان دونوں حالتوں (میدان جنگ اور خرید کر مالک بننے) میں مالک کے لیے جائز نہیں کہ وہ استبراء رحم سے قبل (یعنی حیض آنے سے قبل) لونڈی کے ساتھ مباشرت کرے، اور اگر وہ حاملہ ہو تو وضع حمل کا انتظار کرے گا اس سے قبل مباشرت نہیں کر سکتا۔

رویف بن ثابت انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے جنگ حنین والے دن رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا :

اللہ تعالیٰ اور یوم آخرت پر ایمان رکھنے والے کے لیے جائز نہیں کہ وہ اپنا پانی دوسرے کی کھیتی کو دیتا پھرے (یعنی حاملہ عورت سے مباشرت کرے) اور نہ ہی اللہ تعالیٰ اور یوم آخرت پر ایمان رکھنے والے کے لیے حلال ہے کہ وہ قیدی عورت میں سے کسی کے ساتھ استبراء رحم سے قبل مباشرت کرے، اور نہ ہی اللہ تعالیٰ اور یوم آخرت پر ایمان رکھنے والے کے لیے یہ جائز ہے کہ وہ مال غنیمت تقسیم ہونے سے قبل فروخت کر دے۔

سنن ابوداؤد حدیث نمبر (2158) شیخ البانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے صحیح ابوداؤد (1890) میں اسے حسن قرار دیا ہے،

چوتھا :

میاں بیوی کے جسدی تعلقات کی طرح مالک اور لونڈی کے درمیان تعلقات قائم کرنا جائز ہیں، لیکن اگر اس نے لونڈی کی شادی کسی اور سے کر دی تو پھر مالک اس سے تعلقات نہیں رکھ سکتا اس لیے کہ عورت ایک ہی وقت میں دو مردوں کے لیے حلال نہیں ہو سکتی۔

پانچواں :

مرد اور اس کی لونڈی کے درمیان عمر کے بارہ میں حد فارق نہیں لیکن یہ ہے کہ لونڈی سے معاشرت اس وقت جائز ہے جب وہ اس کی طاقت رکھتی ہو۔

چھٹا :

آدمی اور لونڈی کے تعلقات اعلانیہ ہونا ضروری ہیں نہ کہ سری طور پر، اس لیے کہ اس اعلان پر کچھ احکام مرتب ہوتے ہیں مثلاً : ہو سکتا ہے کہ ان دونوں کی اولاد بھی پیدا ہو، اور یہ بھی ہے کہ ان دونوں کے بارہ مشاہدہ کرنے والے لوگوں کا شک رفع ہو۔

ساتواں :

نبی صلی اللہ علیہ وسلم بھی کچھ غلام اور لونڈیوں کے مالک تھے جن میں سے چند ایک یہ ہیں :

حافظ ابن قیم رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں :

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے محب زید بن حارثہ بر شراحیل رضی اللہ تعالیٰ عنہ آپ نے اسے آزاد کر دیا اور ان کی شادی ام ایمن رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کر دی جس سے بعد میں اسامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی پیدائش ہوئی۔

اور ان میں اسلم، ابورافع، ثوبان، ابوبکثہ سلیم، اور شقران جس کا نام صالح ہے اور رباح، نوبی، یسار، نوبی جسے عربیوں نے قتل کر دیا تھا، اور مدغم، کرکرہ، اور نوبی یہ دونوں خیبر میں قتل کر دیے گئے تھے۔

ان میں انجشہ حادی، سفینہ بن فروخ جن کا نام مہران تھا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا نام سفینہ رکھا تھا، اس لیے لیے کہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا سفر میں سامان اٹھایا کرتا تھا، تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمانے لگے تو سفینہ ہے رضی اللہ تعالیٰ عنہم۔

ابو حاتم رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں :

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے آزاد کر دیا تھا، اور دوسروں کا کہنا ہے کہ اسے ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے آزاد کیا تھا۔

ان غلاموں میں انسہ بھی ہے جس کی کنیت ابو مشرح ہے، افح، عبید، طہمان جو کسبان کے نام سے جانے جاتے ہیں، ذکوان، مہران، مروان، یہ بھی کہا جاتا ہے کہ یہ طہمان کے نام میں اختلاف کی بنا پر ہے، واللہ اعلم۔

ان میں حنین اور سندر، فضالہ یانی، اور ابور، نخصی، اور واقد، اور ابو واقد، قسام، اور ابو عسیب، اور ابو موسیٰ بھی شامل ہیں۔

اور عورتوں میں سلمیٰ، ام رافع، اور میمونہ بنت سعد، خضرہ، رضوی، وزیرہ، اور ام ضمیرہ، میمونہ بنت ابی عسیب، اور ماریہ وریحانہ شامل تھیں۔

دیکھیں زاد المعاد لابن قیم رحمہ اللہ تعالیٰ (114/1-116)۔

آٹھواں :

شرعی معنی میں جس کے ساتھ غلام بنانا اور ان سے استمتاع وغیرہ کے جواہم ذکر کیے گئے ہیں کے ساتھ اس وقت غلاموں کا وجود نادر ہے اس کا سبب بہت عرصہ سے مسلمانوں کا فریضہ جہاد کو ترک کرنا ہے جس کی وجہ سے مسلمان دشمن کے مقابلہ میں کمزوری اور ذلت و اہانت کا شکار ہو چکے ہیں، حتیٰ کہ بہت سارے ممالک میں جن کے معاشرہ کے اکثریت

مسلمانوں کی ہے وہاں بھی اقوام متحدہ کی غلامی کی ممانعت اور اسے ختم والی قرارداد 1953م نافذ ہے۔

تو اس بنا پر آج خریدے اور بیچے جانے والے غلام کے اثبات کی کوشش کرنی ضروری ہے، اور اسی طرح لونڈی کے غلط ترجمہ سے بھی بچنا چاہیے اس لیے کہ آج کچھ نے مسلمان یہ سمجھتے ہیں کہ عورت کو صرف مال کی ادائیگی اور اس کے سے نفع لینے پر اتفاق کرنے سے ہی غلامی حاصل ہو جاتی ہے۔

جیسا کہ آج فقہ فور کے بازاروں میں بازاری عورتوں کے ساتھ کیا جاتا ہے اور رات گزارنے کے لیے عورت اجرت پر حاصل کی جاتی ہے اور زنا کے لیے ٹیلی فون پر ہی عورت طلب کر لی جاتی ہے۔

ہم اللہ تعالیٰ سے دعا گو ہیں کہ وہ ہمیں اور آپ کو اپنے دینی معاملات میں بصیرت عطا فرمائے اور اپنی ناراضگی سے بچا کر رکھے آمین۔

واللہ اعلم۔